REGD. NO. L 5254

نمبر تار ۴۹ - تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے

ششماہی ۱۳

سہ ماہی ۷

خطبہ نمبر ۵

بیرون پاکستان

سالانہ ۴۵

فی پرچہ دس پیسے

۶ رجب ۱۳۸۲ھ

جلد ۱۵/۵۱ | ۴ فتح ۱۳۴۱ ھش | ۴ دسمبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۸۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳ دسمبر بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو بے چینی کی تکلیف میں کمی رہی اور طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خُدا تو بے نیاز ہے اسے صادق مومن کے سوا اور کسی کی پرواہ نہیں ہوتی

نیکی وہی ہے جو خدا کی گرفت آنے سے قبل کی جائے۔ بعد از وقت دعا قبول نہیں ہوتی

"خُدا تو بے نیاز ہے اسے صادق مومن کے سوا اور کسی کی پرواہ نہیں ہوتی۔ اور بعد از وقت دعا قبول نہیں ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالےٰ نے مہلت دی ہے اس وقت اسے راضی کرنا چاہیئے۔ لیکن جب اپنی سیہ کاریوں اور گناہوں سے اسے ناراض کر لیا اور اس کا غضب اور غصہ بھڑک اٹھا۔ اس وقت عذاب الٰہی کو دیکھ کر توبہ اور استغفار شروع کی اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ جب سزا کا فتویٰ لگ چکا۔

یہ ایسی بات ہے کہ جیسے کوئی شہزادہ بھیس بدل کر نکلے اور کسی دولتمند کے گھر جا کر روٹی یا کپڑا پانی مانگے اور وہ باوجود مقدرت ہونے کے اس سے مسخری کریں اور دھکے مار کر نکال دیں اور وہ اسی طرح سارے گھر پھرے لیکن ایک گھر والا اپنی چارپائی دے کر بٹھائے اور پانی کی بجائے شربت اور خشک روٹی کی بجائے پلاؤ دے اور پھٹے ہوئے کپڑوں کی بجائے اپنی خاص پوشاک اس کو دے تو اب تم سمجھ سکتے ہو کہ وہ چونکہ در اصل تو بادشاہ تھا۔ اب ان لوگوں سے کیا سلوک کرے گا۔ صاف ظاہر ہے کہ ان کمبختوں کو جنہوں نے باوجود مقدرت ہونے کے اس کو دھتکار دیا اور اس سے بدسلوکی کی سخت سزا دے گا اور اس غریب کو جس نے اس کے ساتھ اپنی ہمت اور طاقت سے بڑھ کر سلوک کیا وہ دے گا جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔ اسی طرح حدیث میں آیا ہے کہ خدا کہے گا میں بھوکا تھا مجھے کھانا نہ دیا۔ میں ننگا تھا مجھے کپڑا نہ دیا۔ میں پیاسا تھا مگر مجھے پانی نہ دیا۔ وہ کہیں گے کہ یا رب العالمین کب؟ وہ فرمائے گا۔ فلاں جو میرا حاجتمند بندہ تھا۔ اس کو دینا ایسا ہی تھا جیسا مجھ کو۔ اور ایسا ہی ایک شخص کو کہے گا کہ تو نے روٹی دی کپڑا دیا۔ وہ کہے گا کہ تو تو رب العالمین ہے تو کب گیا تھا کہ میں نے دیا تو پھر اللہ تعالےٰ فرمائے گا کہ فلاں بندہ کو دیا تھا۔

غرض نیکی وہی ہے جو قبل از وقت ہے۔ اگر بعد میں کچھ کرے تو کچھ فائدہ نہیں۔ خدا وہ نیکی قبول نہیں کرتا جو صرف فطرت کے جوش سے ہو۔ کشتی ڈوبتی ہے تو سب روتے ہیں مگر وہ رونا اور چلانا چونکہ تقاضائے فطرت کا نتیجہ ہے۔ اس لئے اس وقت سود مند نہیں ہو سکتا اور وہ اس وقت مفید ہے جو اس سے پہلے ہوتا ہے۔ جبکہ امن کی حالت ہو" (الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳ دسمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ضعف زیادہ ہے اور پیر میں نقرس کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ دسمبر۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد کراچی سے ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

ہر لحاظ سے بلند پایہ مجلہ

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"خاکسار ماہنامہ "انصار اللہ" کا مطالعہ کرتا رہا ہے۔ میرے نزدیک یہ رسالہ ہر لحاظ سے بلند پایہ رسالہ ہے اور جماعت کے ہر طبقہ کے لئے اس کے مضامین روحانی ترقی کا موجب ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اس کا معیار اور بھی بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

احباب جماعت اس بلند پایہ علمی رسالہ کا حلقہ اشاعت وسیع کر کے اس کے معیار کو اور بھی زیادہ بلند کرنے میں ہماری مدد فرما سکتے ہیں۔ سالانہ چندہ چھ روپے ہے۔

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۴ دسمبر ۶۲ء

فرقہ دارانہ جھگڑوں کا انسداد

اہلِ علم حضرات کے درمیان مفاہمت اور مصالحت کے متعلق لاہور کا ایک روزنامہ رقمطراز ہے:-

"مسلمانوں کے تمام فرقوں کے چیدہ چیدہ علمائے کرام کے درمیان اس امر پر مفاہمت ہوگئی ہے کہ وہ دینِ اسلام کی سربلندی اور ملی استحکام کی خاطر ایک دوسرے کے خلاف تکفیر و تفسیق اور فرقہ دارانہ دل آزاری کی مہم کو یکسر ختم کر دیں گے بعض مقتدر علماء اس مہم میں شروع سے ہی شریک نہیں تھے مگر علماء کا ایک خاص گروہ اس میں بڑی شدومد سے شریک تھا اور اپنی دانست میں اصلاح دین کے نقطۂ نظر سے اپنے مخالف فرقوں کی تکفیر و تفسیق کو ناگزیر سمجھتا تھا۔ مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ علماء کا یہ طبقہ اب اپنی اس مہم کے اثرات بد سے پوری طرح آگاہ ہوگیا ہے اور یہ حقیقت اس بحث میں شریک ہر فرد پر واضح ہوگئی ہے کہ فرقہ داریت اس ملک کے بنیادی تصورات اور پوری ملت کے استحکام پر ضرب لگا رہی ہے۔" (کوہستان ۱۱/۶۲-۳۰ ص ۳)

بعض وقت ایک بُرائی جب اپنی انتہائے کمال کو پہنچ جاتی ہے تو وہی آپ اپنا علاج بن جاتی ہے۔ اگرچہ مرزا غالب نے ایک دوسرے معنی میں کہا ہے کہ

رنج جب حد سے گذر جاتا ہے مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں مجھ پر پڑی اتنی کہ آساں ہوگئیں

لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جب ایک برائی حد سے گذر جاتی ہے تو انسانی طبائع خود ہی اس سے نفرت کرنے لگتی ہیں۔ یہ ردعمل کا اصول ہر امر میں جاری ہے۔ اگر یہ اہلِ علم حضرات ایک دوسرے فرقہ پر کیچڑ اچھالنے میں حد سے نہ گذر جاتے۔ یہاں تک کہ تمام ماحول اس کی سڑاند سے ناقابلِ برداشت ہوگیا تو اس کا ردعمل یہ نہ ہوتا کہ لوگ چیخ اٹھتے اور توجہ دلانے سے خود کیچڑ اچھالنے والے اپنی غلطی سے مطلع ہو جاتے۔

ہمیں اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ اہلِ علم حضرات کے اس طبقہ نے جو گندگی کی ہولی کھیلنے میں مصروف تھا اپنی غلطیوں کو تسلیم کر لیا ہے اور اس سے باز رہنے کا عہد کر لیا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو اپنا عہد نبھانے کی وافر توفیق دے۔ اور وہ بجائے باہم گند اچھالنے کے اپنے اصل کام کی طرف متوجہ ہوں۔

ایک صحیح دینی معاشرہ کی ریڑھ کی ہڈی علمائے دین ہی ہوتے ہیں۔ اگر ریڑھ کی ہڈی ہی میں کیڑے پڑ جائیں تو معاشرہ کا ڈھانچہ کس طرح کھڑا رہ سکتا ہے اس لئے اگر ہمارے اہل علم حضرات یہ بات سمجھ گئے ہیں تو ان کو چاہیئے کہ اب اپنی تمامتر توجہ عوام کا معیار اخلاق بلند کرنے کی طرف جھونک دیں۔

اہلِ علم حضرات کا کام عوام کے دلوں میں دین قائم کرنا اور ان کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربانیاں دینا سکھانا ہوتا ہے تاکہ وہ انتشار کے عذاب الیم سے بچ جائیں۔ مگر افسوس ہے کہ ایک مدت سے ہمارے اکثر اہل علم حضرات سوا چند علمائے حق کے جن کو انگلیوں پر گنا جا سکتا ہے اپنا اصل کام بھول چکے ہیں اور ذرا ذرا سے فروعی اختلافات پر خون خرابہ کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ رہتے ہیں۔

اس لئے یہ امر باعثِ خوشی ہے کہ بقول معاصر مذکور

"ہم ان تمام افراد کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں جنہوں نے علماء کے درمیان اس مفاہمت اور مصالحت کو ایک خوشگوار حقیقت بنانے کے لئے بڑی بیدار مغزی دوربینی اور تحمل وبردباری کا ثبوت دیا ہے اس ضمن میں لاہور کے ڈپٹی کمشنر میاں محمد شفیع کی مساعی سب سے زیادہ قابلِ قدر ہیں جنہوں نے مسلسل جدوجہد کر کے علمائے کرام کو مفاہمت پر آمادہ کیا۔" (کوہستان ۱۱/۶۲-۳۰ ص ۳)

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بقول معاصر مذکور بعض مفاد پرست لوگ اہل علم حضرات کا اکھاڑہ گرم رکھنے میں دلچسپی لیتے ہوں جیسا کہ معاصر لکھتا ہے:-

"ہم جانتے ہیں کہ ایک مخصوص طبقہ تکفیر و تفسیق کی اس مہم سے بطور خاص دلچسپی رکھتا تھا اس طبقے میں وہ سبھی لوگ شامل ہیں جو اپنے لادینی مقاصد کو فروغ دینے اور لوگوں کے دلوں میں دین کی اطاعت کا جذبہ سرد کرنے کی غرض سے علماء کے احترام کو زائل کرنے کے آرزومند ہیں۔" (ایضاً)

تاہم اس کی وجوہات جو بنیادی ہیں کئی ایک ہیں۔ اوّل تو یہ ہے کہ ایک مدت سے بلکہ کہنا چاہیئے کہ شروع ہی سے ہمارے اہلِ علم حضرات مسایل کی ہندی کی چندی نکالنے میں اس شدومد اور انہماک سے لگے چلے آئے ہیں کہ انہوں نے اسلامی اخلاق کا معیار قائم کرنے کی طرف قائم کرنے کی طرف بہت کم توجہ دی ہے۔ دینی مسایل کا حل ایک نہایت اہم کام ہے لیکن یہ سراسر علمی کام ہے اس کو عوامی عقائد کا ذریعہ بنانا اہلِ علم حضرات کی ایک بہت بڑی غلطی ہے مثلاً رفع یدین یا رفع سبابہ ایسے مسایل پر عام تقریریں کرنا سوا اس کے کہ عوام کے ذہنوں میں انتشار پیدا کیا جائے اس سے اور کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو تلقین فرمائی ہے کہ وہ ان بحثوں میں نہ پڑیں اور جس طرح کسی کے نزدیک صحیح ثابت ہو اس کے مطابق وہ عمل کر سکتا ہے دوسرے کو اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔

دوسری وجہ جس پر ہم پہلے بھی کئی بار زور دے چکے ہیں وہ سیاست ہے۔ بلکہ ہماری دانست میں یہ وجہ ہی بنیادی وجہ ہے جس نے خاص کر آج کل اہلِ علم حضرات کو میدان مخاصمت گرم کرنے کی طرف اکسا رکھا ہے۔ افسوس ہے کہ اسلام اور سیاست کے تعلق میں بعض اہلِ علم حضرات نے نہایت تباہ کن نظریات گھڑ رکھے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اقتدار پر قبضہ کئے بغیر دین کو قائم نہیں کیا جا سکتا۔ یہ درست ہے کہ دین کے بعض اصول بغیر حکومت کے قائم نہیں کئے جا سکتے مگر اس کے لئے یہ طریق کار اختیار کرنا کہ ایک سیاسی پارٹی اسلام کے نام بنا کر اقتدار پر قبضہ کیا جائے اسلام کے مقاصد کے سراسر منافی ہے۔ یہی چیز ہے جو ہمیشہ سے مسلمانوں میں تفرقہ کی اصل بنیاد بنی رہی ہے اور جس نے ان کو بھٹیاریوں کی طرح لڑنا سکھایا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر جماعت اور فرقہ اپنی اپنی سیاسی ٹکڑی الگ بنانے کی کوشش کر رہا ہے اور اپنی اپنی جماعت کے حدود بعض متنازعہ مسایل کے خطوط و نقاط سے متعین کرتا ہے اور اس طرح زیادہ سے زیادہ ووٹ اپنے ساتھ ملانا چاہتا ہے اس لئے وہ دوسروں پر تکفیر و تفسیق کی بمباری کرتا ہے۔

ہمیں خوشی ہے کہ بعض سنجیدہ دوستوں نے اہلِ علم حضرات میں مصالحت کرا دی ہے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کو پائیداری عطا کرے مگر ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ علاج عارضی ہے حکومت چاہے تو اس سے زیادہ پائیدار طریق اختیار کر سکتی ہے۔ اور ہمارا یقین ہے کہ اگر حکومت ایسا قدم اٹھائے تو تیر بہدف ثابت نہ ہو تو ہمارا ذمہ۔ علاج یہ ہے کہ ایک ایسا قانون بنایا جائے جس سے اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بنانا ممنوع قرار دیا جائے اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ سیاست کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ سیاست بھی ایک شعبہ حیات ہے اور اسلام زندگی کے ہر شعبہ کے لئے منتقیانہ اصول دیتا ہے۔ لیکن ان اصولوں کو قائم کرنے کے لئے اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بنانا نہ صرف بے فائدہ ہے بلکہ جیسا کہ ہم اوپر واضح کر چکے ہیں سخت خطرناک ہے۔ اگر اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بنانا ممنوع قرار دے دیا جائے تو ہمارا دعویٰ ہے کہ تمام فرقہ دارانہ تنازعات معجزانہ طور پر ختم ہو جائیں گے اور ہمارے اہلِ علم حضرات سیاست بازی میں وقت ضائع کرنے کی بجائے اپنے اصل کام اقامتِ دین اور اشاعتِ اسلام کی طرف راغب ہو جائیں گے۔ جب تک یہ نہ ہوگا اس وقت تک فلاح کی امید رکھنا بے سود ہے ٭

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر
الفضل کا باتصویر سالانہ نمبر

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ امسال بھی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر روزنامہ الفضل کا ایک ضخیم دیدہ زیب باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا جو نہایت قیمتی اور بلند پایہ دینی مضامین پر مشتمل ہوگا۔

جماعت کے تمام اہل علم اور اہلِ قلم احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مضامین ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

دارالافتاء ربوہ

چند سوال اور ان کے جواب

از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب ناظم دارالافتاء

سوال

کیا امام الصلوٰۃ قومہ میں صرف سمع اللہ لمن حمدہ ہی کہے یا ربنا ولک الحمد بھی کہہ سکتا ہے

جواب

ہماری جماعت کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی اکیلے نماز پڑھ رہا ہے تو تسمیع اور تحمید دونوں کہے۔ اگر امام ہو تو تسمیع بلند آواز سے کہے اور چاہے تو تحمید آہستہ آواز سے کہہ سکتا ہے۔ باقی مقتدی صرف تحمید کہیں۔ البتہ تسمیع بھی ان کے لئے جائز ہے کوئی روک نہیں۔ احادیث میں یہ ساری صورتیں مروی ہیں۔ موقعہ کی مناسبت سے دو حدیثیں درج ہیں۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا ولک الحمد (بخاری)

یعنی جب امام تسمیع کہے تو تم جو مقتدی ہو اس کے جواب میں تحمید کہو

(۲) عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ وسلم ... یقول سمع اللہ لمن حمدہ حین یرفع صلبہ من الرکعۃ۔ ثم یقول وھو قائم ربنا لک الحمد (بخاری و مسلم)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور جب سیدھے کھڑے ہو جاتے تو ربنا لک الحمد کہتے۔

غرض منفرد امام اور مقتدی تینوں کے لئے کوئی سی صورت جائز ہے۔ باقی جو بہتر صورت ہے وہ اوپر بیان ہو چکی ہے

سوال

جو سورتیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خاص نمازوں میں تلاوت فرمائی ہیں۔ اگر ہم بھی ان سورتوں کو ہمیشہ ان نمازوں میں تلاوت کریں تو کیا یہ ٹھیک ہوگا۔ مثلاً وتروں کی نماز میں سورہ اعلیٰ۔ کافرون اور اخلاص اور جمعہ کی نماز میں جمعہ اور منافقون یا اعلیٰ اور غاشیہ پڑھنا۔

جواب

ان سورتوں کا علی الاطلاق التزام تو درست نہیں البتہ عام طور پر ان سورتوں کو پڑھنا موجب ثواب ہوگا۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی التزاماً یہ سورتیں نہیں پڑھتے تھے بلکہ کبھی کبھی اس کا تعہد فرماتے اور ہمیں بھی یہی درمیانی راہ اختیار کرنی چاہیئے۔ سوائے اس کے کہ کوئی عذر ہو۔

سوال

زید فوت ہو گیا ہے اور اس کی نرینہ اولاد کوئی نہیں۔ صرف ایک لڑکی ہے شادی شدہ ایک حقیقی بھائی اور ایک حقیقی ہمشیرہ۔ مرحوم کا ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

جواب

زید کے ترکہ کا نصف اس کی لڑکی کو ملیگا گویا سارے ترکہ کے چھ حصے کئے جائیں گے۔ جن میں سے تین حصے زید کی لڑکی کو دو حصے زید کے بھائی کو ایک حصہ زید کی بہن کو ملے گا۔

سوال

کیا یہ جائز ہے کہ میت کو مسجد میں رکھ کر جنازہ پڑھا جائے؟

جواب

ضرورت کے وقت مثلاً بارش کی صورت میں میت کو مسجد میں رکھ کر اس کی نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے۔ حضرت عمرؓ کی نعش مبارک منبر اور روضہ کے درمیانی حصہ میں رکھ کر جو بہر حال مسجد نبوی کا حصہ ہے نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اسی طرح حضرت عائشہؓ کے کہنے پر حضرت سعد بن ابی وقاص کی نعش بھی مسجد میں لائی گئی۔ اور وہاں نماز ہوئی۔ جس میں حضرت عائشہؓ بھی شامل ہوئیں تاہم مسجد کے احترام اور تلویث سے اسے محفوظ رکھنے کے لئے بعد کے علماء نے یہی مناسب سمجھا کہ نماز جنازہ کے لئے میت کو مسجد کے اندر نہ لایا جائے۔ اور بلا ضرورت ایسا کرنا مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

سوال

لڑکی بالغ ہے اس کا حقیقی بھائی جس کی عمر سولہ سال ہے بطور ولی کے اپنی بہن کا نکاح اس کی رضامندی سے کر سکتا ہے۔ لیکن لڑکی کا چچا اور اس کا سوتیلا بھائی اس نکاح پر اعتراض کرتے ہیں۔ شریعت کا اس بارہ میں کیا حکم ہے۔

جواب

اگر لڑکی کا حقیقی بھائی بالغ ہے۔ تو وہ ولی بن سکتا ہے اور لڑکی کی رضامندی کی صورت میں یہ نکاح درست ہوگا۔ اس کے چچا اور سوتیلے بھائی کو اعتراض کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہوگا۔ بلوغت کے لئے ۱۵ ۱/۱۶ سال کی عمر عام حالات میں کافی ہے۔

سوال

ایک لڑکی کے متعلق جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا چار معتبر آدمیوں نے بعد نماز عصر مسجد میں قسم کھائی کہ وہ لڑکی واپس کرا دیں گے۔ پھر ان میں سے ایک نے اپنے طور پر پوری کوشش کی کہ لڑکی واپس کر دی جائے۔ لیکن اس کی بات نہیں گئی۔ اور اپنی کوشش میں ناکام رہا۔ اس شخص پر قسم کا کیا کفارہ ہے۔

جواب

اگر اس چوتھے شخص نے پوری دیانتداری کے ساتھ کوشش کی ہے۔ لیکن کامیاب نہیں ہوا۔ تو وہ بری الذمہ ہے۔ اور اس پر کوئی کفارہ نہیں۔ کیونکہ اس قسم کا مقصد دراصل کوشش کا وعدہ تھا۔ جو اس نے پورا کر دیا۔ باقی جو چیز اس کی ہمت اور طاقت سے باہر ہے اس کا وہ مکلف نہیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا

سوال

ایک بیوپاری یا دوکاندار کے پاس روپے ہیں ایک شخص اس سے دس بیس روپے طلب کرتا ہے۔ اگر دے دیئے تو ضائع ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اگر کہے کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں تو کیا یہ جھوٹ ہوگا۔

جواب

بہتر یہی ہے کہ سیدھا صاف جواب دے دیا جائے کہ وہ قرض نہیں دے سکتا۔ لیکن اگر صاف جواب دینا مصلحت کے خلاف ہو۔ تو اس نیت کے ساتھ مذکورہ جواب بھی دے سکتا ہے کہ اس کے پاس (اسے دینے کے لئے) روپیہ نہیں۔ اور چونکہ اس کے یہ معنے نہیں ہوں گے کہ بالکل اس کے پاس پیسے نہیں اس لئے یہ جھوٹ نہیں ہوگا۔

سوال

کیا ان بزرگوں کی قبروں پر جانا اور سورۃ فاتحہ پڑھنا ٹھیک ہے۔ مثلاً حضرت داتا گنج بخش یا حضرت سلیم چشتی کلیری وغیرہ

جواب

مذکورہ بزرگوں اور اسی طرح کے دوسرے اولیائے امت کے مزارات پر جانا اور فاتحہ پڑھنا جائز اور باعث برکت ہے۔ منع صرف یہ ہے کہ وہاں کوئی مشرکانہ بات کی جائے۔ مثلاً دہلیز یا دیوار کو چوما جائے۔ سجدہ کیا جائے۔ ان بزرگوں سے مرادیں مانگی جائیں۔ بلکہ انکے حق میں اور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرنی چاہیئے اور یہ کہ جس مقصد کے لئے ان بزرگوں نے قربانیاں دی ہیں اس مقصد کو اللہ تعالےٰ دنیا میں غالب کرے۔ اور انہیں جیسی قربانیاں ہمیں بھی کرنے کی توفیق دے۔ اور اپنے فضلوں سے نوازے۔

سوال

جس کمرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا آپ کے خلفاء کے فوٹو لگے ہوئے ہوں کیا اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ نیز مسیح موعود کے فوٹو کو مخاطب کر کے السلام علیکم کہنا منع تو نہیں

جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"ہم نے جو تصویر فوٹو لینے کی اجازت دی تھی وہ اس واسطے تھی کہ یورپ امریکہ کے لوگ جو ہم سے بہت دور ہیں اور فوٹو سے قیافہ شناسی کا علم رکھتے ہیں۔ اور اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں ان کے لئے روحانی فائدہ کا موجب ہو ...... خاص یورپ کی ضرورت کے واسطے فوٹو کی اجازت دی گئی چنانچہ بعض خطوط یورپ و امریکہ سے آئے جن میں لکھا ہے کہ تصویر دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بالکل دیسا مسیح ہے ...... لیکن یہ جو کارڈوں پر تصویریں بنتی ہیں ان کو خریدنا نہیں چاہیئے بت پرستی کی جڑ تصویر ہے۔ جب انسان کسی کا معتقد ہوتا ہے۔ تو کچھ نہ کچھ تعظیم تصویر کی بھی کرتا ہے۔ ایسی باتوں سے بچنا چاہیئے اور ان سے دور رہنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری جماعت پر سر نکالتے ہی آفت پڑ جائے .... جو لوگ جماعت کے اندر ایسا کام کرتے ہیں ان پر ہم سخت ناراض ہیں۔ ان پر خدا ناراض ہے۔"

ایک کارڈ (آپ کی تصویر والا دکھایا گیا) دیکھ کر فرمایا۔

"یہ بالکل ناجائز ہے۔"

ایک شخص نے اس قسم کے کارڈوں کا ایک بنڈل لا کر دکھایا کہ میں نے یہ تاجرانہ طور پر فروخت کرنے کے واسطے خرید کئے تھے اب کیا کروں؟

فرمایا

"ان کو جلا دو تلف کر دو۔ اس میں الاہنت دین اور اہانت شرع ہے نہ ان کو گھر میں رکھو۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ اس سے آخر میں بت پرستی پیدا ہوتی ہے۔"

(الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

پس حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد سے واضح ہے کہ دیواروں پر حضور کا فوٹو آویزاں کرنا درست نہیں۔ اور تصویر کو مخاطب کر کے السلام علیکم کہنا تعظیم اظہار کرنا یا برکت دینے کے لئے کہنا تو بالکل ناجائز حرام اور منجر الی الشرک ہے۔

جلسہ سالانہ پر صفائی کی اہمیت

از مکرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب پنشنر — ڈسکہ

صفائی ہر ایک انسان کے لئے ہر حال میں زندگی کا ایک جزو لاینفک ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے بغیر نہ انسانی بدن میں صحیح معنوں میں کام کرنے کی اہلیت پیدا ہوتی ہے اور نہ ہی اخلاق استوار ہوتے ہیں۔ لیکن اس کی ضرورت اجتماعی موقعوں پر بہت بڑھ جاتی ہے کیونکہ جہاں انفرادی حالت میں اس کی خلاف ورزی کا نتیجہ محدود ہوتا ہے۔ وہاں اجتماعوں میں بعض اوقات اس کے خطرناک نتائج ظاہر ہونے کا احتمال پیدا ہو جاتا ہے۔

ہمارے معاشرے کی حالت اس نوع سے بھی بہت اصلاح کی محتاج ہے۔ اس کی وجہ خواہ عدم علم کہہ لیجئے یا صدیوں کی سستی مسلمان اب بھی اکثر پرانی ڈگر پر چلے جا رہے ہیں اور اسبارہ میں سمجھانا بجھانا ان پر کوئی اثر نہیں کرتا۔ اس کی وجہ غربت اور محکومی بھی ہو سکتی ہے۔ جس میں وہ دیر تک مبتلا رہے ہیں۔ اگر غربت اور محکومی کو کسی حد تک اس کا ذمہ دار سمجھ بھی لیا جائے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ اب جبکہ انہیں آزادی مل گئی ہے وہ اسبارہ میں کیا کوشش کر رہے ہیں۔ صفائی انسانی تمدن کی پہلی سیڑھی ہے۔ جس پر چڑھے بغیر اس راہ کی باقی منازل طے نہیں کی جا سکتیں صاف دل و دماغ صاف جسم میں ہی ترقی کر سکتے ہیں۔ آپ اپنے گھروں گلیوں بازاروں۔ سڑکوں اور محلوں وغیرہ کو ذرا توجہ سے ملاحظہ کریں تو حقیقت آپ پر واضح ہو جائے گی۔ ورنہ عام طور پر حسب معمول عادتاً آنکھیں بند کر کے گذر جانا کسی نتیجہ کا حامل نہیں ہو سکتا۔ جا بجا مٹی۔ کوڑا کرکٹ اور گند دیکھنے میں آئے گا۔ جس پر ہزار ہا مکھیاں بیٹھ کر امراض پھیلانے کا موجب بنتی ہیں۔ گھروں اور دفتروں میں نہ صرف جالے ہی جالے نظر آئیں گے بلکہ سامان بھی نہایت بے ترتیبی سے پڑا ہو گا۔ گذرگاہوں اور سڑکوں پر بھی اِدھر اُدھر گند پھینکا ہوا دکھلائی دے گا۔ نیز عمیق گڑھے جن سے معذوروں، بچوں اور بعض دفعہ بڑوں کا گذرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ مہینوں پر مہینے بلکہ سال گذر جائیں کوئی انہیں پُر نہیں کرتا

اب میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر صفائی کے متعلق بعض امور کی طرف احباب کو توجہ دلاتا ہوں جو اس کام کے لئے مقرر کی گئی ہوں۔ اس چیز کی خلاف ورزی سے جو حالت پیدا ہوتی ہے۔ وہ قابل بیان نہیں پھر ان جگہوں کو روزانہ کم از کم دو دفعہ صاف کر دیا جائے اور گند کو Dumping ground پر پہنچا دیا جائے نہ کہ وہیں دبا دیا جائے یا ادھر ادھر پھینک دیا جائے۔ اس کے لئے ضروری ہو گا کہ کام اور نگرانی کے لئے فالتو آدمی رکھ لئے جائیں۔ ذمہ دار کارکنوں کا فرض ہے کہ وہ اس کام کو ٹھیک مقرر کردہ پروگرام کے ماتحت کرائیں اور وہ خود بھی اس کی نگرانی کریں۔

(۲) رہائش کی جگہوں کو خواہ وہ بارکیں ہوں یا پرائیویٹ کمرے بالکل صاف ستھرا رکھا جائے۔ منتظمین یا کمرہ کے مالک مہمانوں کو تو غالباً کچھ نہیں کہیں گے۔ لیکن مہمانوں کا بھی فرض ہے کہ وہ اسبارہ میں اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور خواہ مخواہ ان کی تکلیف کا باعث نہ بنیں۔ اندر ہی تھوکنا یا ناک صاف کرنا نیتر ہڈیاں سالن اور روٹیوں کے ٹکڑے وغیرہ ادھر ادھر پھینکنا کسی طرح مستحسن فعل قرار نہیں دیا جا سکتا۔ پھر غسلخانوں میں یا صحنوں میں پیشاب کرنا یا بچوں کو اجابت کرانا تو بہت ہی معیوب ہے۔ جس سے کلی پرہیز لازم ہے

(۳) اگر جلسہ پر آتے وقت تمام بھائی اور بہنیں اپنے ساتھ ایک گلاس اور پلیٹ لے آیا کریں تو کھانے کے لئے مٹی کے برتنوں کے استعمال کو ترک کیا جا سکتا ہے۔ جن کی صفائی جلسہ کے دنوں میں ایک مشکل مسئلہ ہے اور جن کا اسی حالت میں پڑا رہنا بھی صحت کے لحاظ سے درست ہے اور نہ اچھا نمونہ پیش کرتا ہے۔

(۴) سڑکوں اور گذرگاہوں کو بھی حتی الوسع صاف رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور وہ اس طرح کہ کاغذ اور پھلوں کے چھلکے وغیرہ بجائے زمین پر پھینکنے کے پیٹیوں میں ڈالے جائیں۔ جن کے تھوڑے تھوڑے فاصلہ میں رکھنے کا انتظام ہونا چاہیئے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ چلتے وقت راستہ کے ایک طرف چلیں۔

ضروری تصحیح

"الفضل" مجریہ ۷ دسمبر ۱۹۶۳ء میں جو مضمون زیر عنوان "تبلیغ عیسائیت کا جواب تبلیغ اسلام ہے" شائع ہوا ہے اس کے صفحہ ۴۔ کالم اول۔ سطر ۱۴ میں یہ فقرہ ...... "مگر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایسے الفاظ استعمال نہیں فرمائے تو پھر بھی" ...... کے بجائے یہ فقرہ درست ہے کہ "مگر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک لفظ بھی تعریفاً نہیں فرمایا تو پھر بھی ... لہٰذا احباب تصحیح فرمالیں۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

سفوف جُند
ایام میں بے قاعدگی کو دور کرتی ہے

حبوب اٹھرا
مرض اٹھرا کی گولیاں

دوائی فضل الٰہی
اولاد نرینہ کیلئے مجرب نسخہ

تریاق سل
سل کے موذی مرض کا تریاق

طبی ضروریات پورا کرنیکا مرکز
رجسٹرڈ
دواخانہ خدمت خلق ربوہ

تریاق دمہ
دمہ اور کھانسی کی کامیاب دوا

سرمہ ممیرا خاص
جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر

حب ذھب
اعصابی کمزوری۔ جوڑوں کا درد۔ کثرت ریاح اور معدہ کی خرابی کا مجرب نسخہ

زدجام عشق
طاقت اور قوت کی لاثانی دوا

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

صداقت احمدیت کیمتعلق
تمام جہان کو چیلنج
بزبان اردو و انگریزی
کارڈ آنے — مُفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

زدجام عشق
ایک بے مثل اور لاثانی دوا چودہ روپے
طلاء اکسیر
زندگی اور حرارت کا سرچشمہ دو روپے
فولادی گولیاں
بہترین مقوی اعصاب دوا پانچ روپے
حب جواہر مہرہ
قلب دماغ اور روح کا ہمدرد ساتھی
سو گولیاں تیس روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

(بقیہ ص۶)

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی چندہ جلسہ سالانہ
۱۲۹	چک ۹۳ پ-آر ⊛	x	x
۱۳۰	چک ۳۱/۲-۳۲ جنوبی ⊛	x	x
۱۳۱	راجن پور	x	x
۱۳۲	چک ۱۹۱ / ۷-آر	x	x
۱۳۳	گوٹھ دیہہ اڈاڈا	x	x

ناظر بیت المال

اعلان

ہمیں اپنے فارم ضلع تھر پارکر سندھ میں ایسے مزارعین کی ضرورت ہے جو محنت اور دیانتداری سے کام کر سکیں۔ رقبہ سب کا سب نہری ہے اور زرخیز ہے۔ خواہشمند احباب دفتر ایم این سنڈیکیٹ ربوہ سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ آئندہ فصل خریف کے لئے رقبہ برائے کاشت مل سکے گا۔

(سکرٹری کمیٹی ایم این سنڈیکیٹ)

شذرات

ایک قیمتی اور قابل قدر اصول

ہفت روزہ چٹان لاہور میں قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم کا ایک مقالہ خصوصی شائع ہوا ہے اس مقالہ کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو جس میں بریلویوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :-

"ان لوگوں نے نہایت غیر ذمہ داری کے ساتھ علمائے دیوبند کی تصانیف سے عبارات کے ناتمام ٹکڑے سیاق و سباق سے علیحدہ کر کے ان کو خود ساختہ معنی پہنا رکھے ہیں باوجودیکہ بار بار ان عبارتوں کے بارہ میں توضیحات کی جا چکی ہیں اور ان عبارتوں کے مصنفین کی مراد واضح کی جا چکی ہے مگر بریلوی حضرات کی جانب سے ایک رٹ ہے جو برابر لگائی جا رہی ہے حالانکہ اس طرح کے مواقع کے لئے بہت پرانا مقولہ ہے کہ :-

"تصنیف را مصنف نیکو کند بیان"

اور ساری دنیا کے لوگ مصنف ہی کی بیان کردہ مراد پر یقین کرتے ہیں مگر ان حضرات کے یہاں معاملہ اس کے برعکس ہے ان کا دعویٰ ہے کہ مصنف کی مراد متعین کرنے کا حق خود اس کو نہیں بلکہ انہیں حاصل ہے ظاہر ہے کہ یہ ضد اور ہٹ دھرمی کی بدترین مثال ہے مگر اسے کیا کیا جائے کہ انھیں اسی پر اصرار ہے"

(ہفت روزہ چٹان ۵۔ نومبر ۶۲ء)

مہتمم صاحب دارالعلوم دیوبند کا تحریر فرمودہ یہ اصول بہت ہی قیمتی ہے اور قابل قدر ہے بشرطیکہ اسے صرف اپنے تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ مخالف و موافق سب کے معاملہ میں اسے ملحوظ رکھا جائے

عبارات کے ناتمام ٹکڑے سیاق و سباق سے علیحدہ کر کے انھیں خود ساختہ معنے پہنانے اور اس امر پر اصرار کرنا کہ "مصنف کی مراد متعین کرنے کا حق خود اس کو نہیں بلکہ ہمیں حاصل ہے" واقعی ایک ظلم عظیم ہے اور اس ظلم کا سب سے زیادہ تختۂ مشق اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کو بنایا گیا ہے جسکی طرف اس کے مخالفین سراسر غلط اور بے بنیاد عقائد منسوب کرتے ہیں اور بار بار تردید کرنے کے باوجود اس امر پر اصرار کرتے ہیں کہ احمدیوں کے عقائد وہ نہیں جو وہ خود بیان کرتے ہیں بلکہ وہ ہیں جو ہم ان کی طرف منسوب کرتے ہیں

کیا ہم توقع رکھیں کہ کم از کم دیوبند کے مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے حضرات آئندہ اس اصول کی ضرور پابندی کریں گے جو ان کے مہتمم صاحب نے بیان فرمایا ہے ؟!

اسلامی اتحاد

معاصر شہاب لاہور ایک مضمون میں "عیسائی فرقے متحد ہو رہے ہیں مگر ہم ابھی تک دیوبندی اور بریلوی کے چکر سے نہیں نکل سکے" کے عنوان سے لکھتا ہے :-

"ایک زمانہ میں کیتھولک عیسائیوں نے پروٹسٹنٹ عیسائیوں کو کثیر تعداد میں زندہ جلایا شکنجوں میں کس کے مارا پھانسی پر چڑھایا اور انھیں مختلف عذابوں میں مبتلا کر کے ہلاک کیا ... عیسائیوں کے ان فرقوں میں کبھی اتفاق نہ ہو سکا وہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے رہے لیکن آج پاپائے اعظم بشپوں کے اجتماع عالمی تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کیتھولک اور پروٹسٹنٹ عیسائیوں کا اتحاد ضروری ہے اس کے بالمقابل اسلام جو اتحاد اور اخوت کا علمبردار ہے اور جس نے فرقہ بندی کو شرک کے ہم معنی قرار دیا ہے اس کے علمبردار اسلامی اتحاد سے محروم ہیں اور وہ ہر جگہ اپنے مواعظ اور جلسوں میں اختلافات کا فتنہ کھڑا کر رہے ہیں ادھر برہمن کی بختہ زناری ہے اور ادھر شیخ کی تسبیح کے دانے بکھر کر پراگندہ ہو رہے ہیں"

(شہاب ۱۱ر نومبر ۶۲ء)

مندرجہ بالا سطور میں واقعی ایک بہت ہی افسوسناک حقیقت کو بیان کیا گیا ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ مسلمانوں کے جو حلقے اتحاد و اخوت کا نعرہ لگاتے ہیں خود وہ بھی عملاً اختلافات کے فتنہ کو کھڑا کرنے میں کسی سے کم نہیں ہیں چنانچہ خود شہاب کے قائل گواہ ہیں کہ وہ مشترکہ امور کو بنیاد بنا کر اتحاد پیدا کرنے کی بجائے اختلافی عقائد کو ہوا دینے میں مصروف ہے بتائیے اس صورت میں اسلامی اتحاد کیونکر قائم ہو سکتا ہے ؟!

کیا علماء بزدل ہیں !

سید مہر ورشاہ گیلانی مدیر الجماعت کراچی نے پوچھا ہے کہ "کیا علماء بزدل ہیں وہ کیوں متحدہ محاذ بنا کر غیر شرعی قوانین کو منسوخ نہیں کراتے"

اس پر جماعت اسلامی کا ترجمان سہ روزہ ایشیا لاہور لکھتا ہے :-

"ہم عرض کریں گے کہ سب علماء بزدل نہیں بلکہ ان میں سے بعض تو اتنے بہادر ہیں کہ وہ نہ خدا سے ڈرتے ہیں نہ رسول کی رنجیدگی کی پرواہ کرتے ہیں اور نہ بندوں سے شرماتے ہیں اور تہمت و بہتان کے میدان میں اپنے گھوڑے سرپٹ دوڑا رہے ہیں ان کو کون بزدل کہہ سکتا ہے اب اگر وہ اسلام کی حفاظت کے لئے متحدہ محاذ نہیں بناتے تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ انھیں دینی جماعتوں اور اسلامی خادموں کے خلاف محاذ بنانے سے ہی فرصت نہیں جب اہل دین سے وہ میدان کو صاف کر لیں گے تو پھر متحدہ محاذ کی فکر بھی کر لیں گے"

(ایشیا ۲۴ر نومبر ۶۲ء)

معاصر ایشیا نے واقعی بڑی جامعیت کے ساتھ اپنی جماعت کے مشاغل کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے

لم تقولون مالا تفعلون

اخبارات جب عمومی رنگ میں کوئی بات کرتے ہیں تو بڑے قیمتی مشورے دیتے ہیں اور زرّیں اصول پیش کرتے ہیں مگر عجیب بات ہے کہ جونہی جماعت احمدیہ کا معاملہ آتا ہے یہ تمام اصول اور مشورے یکسر فراموش ہو جاتے ہیں مثلاً معاصر المنبر لائل پور نے حال ہی میں یہ لکھا ہے :-

"کسی گروہ کے قابل احترام اکابر کو کافر و بے ایمان ثابت کرنے سے اگر کوئی شخص اس گروہ کے عام افراد کو اپنے سے قریب لانے کے وہم میں مبتلا ہے تو اس سے زیادہ مہلک غلط فہمی ممکن نہیں آپ اپنے مقررین سے گذارش کیجئے کہ وہ اپنی تقریروں میں دوسروں کے بزرگوں کی تکفیر اور ان کے خلاف اشتعال کا عنصر یکدم خارج کر دیں۔ سلامتی اور خود اپنی بہبود کا یہی ایک راستہ ہے جتنی دیر اس سے الگ کسی دوسری راہ میں سفر کیا جائے گا منزل دور ہوتی چلی جائے گی"

کتنا اچھا اصول ہے جو معاصر نے پیش فرمایا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا خود معاصر اس پر کاربند ہے ؟

معاصر نے "قادیانی اور مسلمان دو فرقے نہیں دو امتیں ہیں" کے عنوان سے سلسلہ مضامین میں جماعت احمدیہ اور اس کے اکابرین کے خلاف انتہائی اشتعال اور منافرت پیدا کرنے کی جو کوشش جاری کر رکھی ہے کیا اسے سلامتی اور بہبود کا راستہ کہا جا سکتا ہے ہم سوائے اس کے اور کیا عرض کر سکتے ہیں کہ :-

لم تقولون مالا تفعلون

(شیخ خورشید احمد)

✻

تبصرہ :-

سیپارہ اوّل مترجم عکسی

قرآن کریم کا یہ پہلا پارہ مترجم مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب فاضل نے بذریعہ بلاک طبع کرایا ہے۔ طباعت بہت خوب صورت ہے رنگین اور جاذب نظر ہے ملک صاحب موصوف کا ارادہ ہے کہ اس طرح سارا قرآن کریم بلاک کی شکل میں طبع ہو جائے خدا کرے کہ ان کی یہ خواہش جلد تکمیل پذیر ہو۔ کاغذ عمدہ سفید صفحات ۳۶ ٹائٹل خوبصورت آرٹ پیپر ہدیہ صرف ۵۰ پیسے ملنے کا پتہ مکتبہ لیسرنا القرآن ربوہ۔

سلسلہ کا اُردو عربی اور انگریزی لٹریچر

خریدنے کا پتہ

اورئینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ گولبازار ربوہ

ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ)

کیلئے ایک لائبریرین کی ضرورت

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ) کی لائبریری کے لئے ایک سند یافتہ لائبریرین کی ضرورت ہے جو لائبریری کے کام کی کماحقہ نگرانی کر سکے۔ ابتدائی تنخواہ مبلغ ۱۵۰/- روپے علاوہ مہنگائی الاؤنس ہوگی ایسے احباب جو گریجوایٹ ہوں اور لائبریری کے کام کا تجربہ رکھتے ہوں وہ بھی درخواستیں دے سکتے ہیں درخواستیں جلد از جلد بھجوائیں!

(عبدالسلام اختر پرنسپل۔ ٹی آئی ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ)

ششماہی جائزہ

(از مکرم جناب ناظر صاحب بیت المال)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورہ محمد کی آخری آیت میں فرمایا ہے ھاانتم ھؤلاء تدعون لتنفقوا فی سبیل اللہ۔ کہ دیکھئے تم ہی وہ لوگ ہو جنہیں اللہ کی راہ میں (مال اور جان) خرچ کرنے کے لئے بلایا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج یہ سعادت صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے کیونکہ یہی وہ برگزیدہ جماعت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے مامور کو مبعوث فرمایا اور یہ اللہ تعالیٰ کا بہت ہی عظیم الشان فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں موقعہ عطا فرمایا کہ اس کے پیارے دین اسلام کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر کے دین و دنیا کی بھلائی حاصل کر سکیں اور اس خدمت کے لئے جوش اور ولولہ بھی عطا فرمایا چنانچہ ہماری جماعت شب و روز اسلام کے استحکام اور اس کی اشاعت میں لگی ہوئی ہے

چونکہ مالی قربانی بھی اس خدمت کا ایک اہم حصہ ہے اس لئے بڑی بڑی جماعتوں کی پہلی ششماہی کی کارگذاری کا نقشہ قبل ازیں شائع کیا جا چکا ہے آج ان جماعتوں کی کارگذاری نیچے درج کی جاتی ہے جن کا سالانہ بجٹ مبلغ ایک اور دو ہزار روپے کے درمیان ہے تا تمام احباب جماعت کو اپنی اپنی جماعت کے لازمی چندوں کی وصولی کا علم ہو جائے اور جہاں جہاں کمی ہے اسے پورا کرنے کے لئے عہدہ دار بھی اور دوسرے احباب بھی ایک دوسرے کے ساتھ مکمل تعاون کریں

اس نقشہ کی تیاری میں ۲۲ نومبر تک کی وصولیاں مدنظر رکھی گئی ہیں کیونکہ اس تاریخ تک بہرحال ماہ اکتوبر کی وصولی شدہ تمام رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہو چکی ہوں گی اور ماہ نومبر میں وصول شدہ چندوں کی زیادہ تر رقوم ابھی یہاں نہیں پہنچ سکیں سوائے کسی نزدیکی جماعت کی رقم کے گویا یکم مئی ۱۹۶۲ء سے لے کر اس وقت تک کی وصولی قریباً چھ ماہ کی وصولی ہے لہٰذا جن جماعتوں کی وصولی پچاس فیصدی یا اس کے قریب ہے ان کی وصولی کو تسلی بخش سمجھنا چاہیئے سوائے اس کے کہ ان میں سے کسی کے ذمہ گذشتہ سالوں کے بقائے ہوں کیونکہ یہ فیصدی وصولی صرف سال رواں کے بجٹ کے لحاظ سے دکھائی گئی ہے یا جن جماعتوں کا سال رواں کا بجٹ نہیں ملا تو ان کی وصولی گذشتہ سال کے بجٹ کی نسبت سے دکھائی گئی ہے اور ان جماعتوں کو اپنے بجٹ بھجوانے کا بھی انتظام کرنا چاہیئے جن جماعتوں کی وصولی پچاس فیصدی سے بہت کم ہے انہیں چاہیئے کہ اس کمی کے مطابق اپنی کوشش کو تیز کر دیں۔

جن جماعتوں کا سال رواں کا بجٹ ابھی نہیں ملا (ان پر یہ ⊗ نشان لگایا گیا ہے) یا جن جماعتوں کا بجٹ ابھی زیر پڑتال ہے (ان پر یہ نشان .×. لگایا گیا ہے) ان جماعتوں کی مندرجہ ذیل فیصدی وصولی محض ایک اندازہ سمجھنی چاہیئے کیونکہ ان کے متعلق صحیح صورت حال بجٹ وصول ہونے اور اس کی پڑتال ہونے کے بعد واضح ہو سکے گی اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو والسلام

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
۱	میانوالی	۹۹	۶۸
۲	میرپور آزاد کشمیر	۷۲	۸۲
۳	لاڑکانہ	۷۷	۷۶
۴	گھٹیالیاں شہر	۶۹	۸۲
۵	کھڈال	۴۳	۱۰۰
۶	پبی	۶۸	۷۱
۷	چک ۹۳ ٹی ڈی اے	۶۸	۶۰
۸	کھلو بھٹی	۶۴	۶۴
۹	سرائے عالمگیر	۶۲	۶۳
۱۰	چک ۵۵/۲ ایل محمود پور	۹۹	۲۷
۱۱	بھیرہ .×.	۱۰۰	۲۴
۱۲	نور نگر	۵۲	۶۲
۱۳	جھمبڑ	۱۲	۱۰۰
۱۴	چک ۲۴۵ ای بی	۵۴	۵۰
۱۵	نیل کوٹ چاہ بھاگووال	۵۳	۵۰
۱۶	کوچہ چابک سواراں لاہور	۷۲	۳۰
۱۷	ڈنگہ	۴۷	۵۲
۱۸	کھچیال .×.	۶۴	۳۴
۱۹	کنڈیارو	۵۱	۴۴
۲۰	چک ۹ ٹی ڈی بی ⊗	۴۹	۴۳
۲۱	گرمولا ورکاں	۴۱	۵۰
۲۲	گھوگھیاٹ .×.	۳۵	۵۵
۲۳	چک ۲۷۵ ر ب کرتار پور ⊗	۵۲	۳۷
۲۴	پنڈی بھاگو	۴۴	۴۲
۲۵	گلگت	۴۰	۴۲
۲۶	چک ۹۸ شمالی	۷۵	۶
۲۷	سمبڑیال	۳۹	۴۲
۲۸	پتوکی منڈی	۵۱	۲۸
۲۹	روہڑی	۵۲	۲۸
۳۰	چک ۱۳۱/۱۲ ج ب کتھووالی	۳۸	۴۱
۳۱	انور آباد .×.	۳۹	۳۶
۳۲	دارالنصر غربی ربوہ	۳۸	۳۵
۳۳	گگرالی	۴۲	۳۰
۳۴	چک ۲۱۲ دوہ	۴۷	۲۴
۳۵	پسرور	۵۳	۱۸
۳۶	گوئیکی .×.	۳۰	۴۰
۳۷	سنجر چانگ	۱۶	۵۲
۳۸	فورٹ عباس	۲۷	۴۰
۳۹	لودھراں	۳۱	۳۵
۴۰	نبی سر روڈ	۲۹	۳۶
۴۱	بنول .×.	۴۹	۱۵
۴۲	فورٹ سنڈیمن	۴۱	۲۱
۴۳	کوٹلی آزاد کشمیر ⊗	۴۶	۱۶
۴۴	کھیوڑہ	۴۰	۲۰
۴۵	لوبریوالہ .×.	۳۳	۲۷
۴۶	بستی جھبل ⊗	۳۰	۲۷
۴۷	کوٹ احمدیاں	۱۰	۴۶
۴۸	ادرحمہ .×.	۳۷	۱۸
۴۹	چک ۳۵ جنوبی	۲۲	۳۲
۵۰	قائد آباد	۴۰	۱۰
۵۱	چک ۱۹۲ ب لاٹھیانوالہ ⊗	۴۹	×
۵۲	کریم نگر .×.	۲۸	۳۰
۵۳	ظفر آباد سٹیٹ دیہہ لوٹکا	۲۹	۱۹
۵۴	کھو صوبہ سنگھ ⊗	۴۷	×
۵۵	منڈی بورے والہ .×.	۳۵	۱۲
۵۶	باغبانپورہ لاہور .×.	۴۰	۶
۵۷	کماس	۴۴	۲
۵۸	شادیوال	۲۸	۱۷
۵۹	پچند ⊗	۳۱	۱۳
۶۰	پچوڑ کانہ	۴۰	۴
۶۱	کوٹ رحم خاں ⊗	۴۳	×
۶۲	چک ۹۶ گ ب سریحے	۴۱	۲
۶۳	ٹوبہ ٹیک سنگھ ⊗	۴۳	×
۶۴	باب الابواب ربوہ	۳۸	۵
۶۵	چونڈہ	۲۲	۳۰
۶۶	عزیز پور ڈوگری .×.	۲۸	۱۴
۶۷	ٹنڈو محمد خان	۳۵	۶
۶۸	ڈیرہ اسماعیل خان	۲۶	۱۳
۶۹	پنڈ دادنخان	۲۲	۱۵
۷۰	نارووال .×.	۳۵	۱
۷۱	احمد نگر (مشرقی پاکستان)	۲۷	۸
۷۲	سچوال	۳۲	۲
۷۳	اسماعیل کوٹ	۱۵	۱۹
۷۴	لالہ موسے	۱۰	۲۳
۷۵	پیہدرکالوں	۱۵	۱۸
۷۶	ہانڈو گوجر	۳۰	۳
۷۷	موسے والا .×.	۲۰	۱۲
۷۸	چک ۱۶۸ مراد	۱۴	۱۷
۷۹	بہرن	۴	۲۷
۸۰	بیگم کوٹ .×.	۲۰	۱۱
۸۱	ہنگٹ اینچے	۳۱	×
۸۲	گوٹھ سردار محمد	۱۹	۱۲
۸۳	کوٹ آغا	۳۱	×
۸۴	شیخوپور ⊗	۲۱	۹
۸۵	چک ۳۰/۱۱ ایل	۸	۲۱
۸۶	چک ۶۴ شمالی ⊗	۲۶	۳
۸۷	چک ۹۸ ج ب سرشمیر روڈ	۱۸	۸
۸۸	چک ۲ ٹی ڈی اے	۱۸	۸
۸۹	چک ۲۹۵ ر ب بریانوالہ .×.	۲۰	۶
۹۰	کوٹ مومن	۲۲	۳
۹۱	پیچہ ولمی	۱۶	۹
۹۲	دھیر کے کلاں	۲۴	×
۹۳	علی پور ملتان ⊗	۲۴	×
۹۴	چک ۹۹ شمالی	۲۰	۱
۹۵	نوکوٹ	۱۷	۴
۹۶	چک ۲۹۷ ج ب ⊗	۱۵	۶
۹۷	چک سکندر	۲۰	×
۹۸	دھیڑہ کنڈہ کوٹ مولابخش .×.	۹	۱۱
۹۹	ٹنڈو جام	۲۰	×
۱۰۰	رحیم آباد ⊗	۱۲	۸
۱۰۱	تخت ہزارہ	۱۶	۳
۱۰۲	چک ۱۲۵/۱۰ آر ⊗	۸	۹
۱۰۳	پارہ چنار	۱۳	۳
۱۰۴	گاٹی نیدھا ⊗	۱۶	×
۱۰۵	ہری پور	۹	۶
۱۰۶	ڈیریانوالہ ⊗	۱۳	×
۱۰۷	داتہ زید کا .×.	۱۳	×
۱۰۸	بگوڑا ⊗	۵	۸
۱۰۹	چک ۱۰۳-۱۱۳/۶ آر	۱	۱۱
۱۱۰	چک ۳۵/۲ ج ب قادرآباد ⊗	۸	۳
۱۱۱	کلاسوالہ	۱۱	×
۱۱۲	پیرو چک	۷	۳
۱۱۳	چک ۱۵۱	۵	۵
۱۱۴	بستی رنداں ⊗	۸	۱
۱۱۵	چک ۱۶۸/۱۷۱ منگہ .×.	۸	×
۱۱۶	چک ۹۲ مراد	۳	۵
۱۱۷	گھنوکے ججہ .×.	۶	×
۱۱۸	چک ۶/۱۱ ایل ⊗	۳	۲
۱۱۹	کرونڈا	۲	۱
۱۲۰	فیروز والا	۵	×
۱۲۱	چک ۳۴ جنوبی	۳	×
۱۲۲	خانانوالی میانوالی ⊗	۲	×
۱۲۳	چک ۳۷ جنوبی .×.	×	×
۱۲۴	منگووالی	×	×
۱۲۵	صادق آباد منڈی ⊗	×	×
۱۲۶	چک ۳۳ جنوبی .×.	×	×
۱۲۷	گوٹھ امام بخش .×.	×	×
۱۲۸	چک ۶۵ پی ⊗	×	×

جماعت احمدیہ چنیوٹ کا جلسہ سیرۃ النبیؐ

جماعت احمدیہ چنیوٹ کا سالانہ جلسہ سیرت النبیؐ بروز جمعہ مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۶۲ء بعد نماز عصر مسجد احمدیہ۔ چنیوٹ میں منعقد ہوا پہلا اجلاس زیر صدارت محترم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔اے وکیل المال تحریک جدید شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ محمد یوسف صاحب احمد نگر نے کی۔ بعد ازاں درثمین سے مکرم عبدالرحمٰن صاحب دہلوی نے حضرت مسیح موعودؑ کا نعتیہ کلام سنایا۔ نظم کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے حضرت رسول کریمؐ اور نماز کے موضوع پر تقریر کی۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب متعلم ربوہ نے کلام محمود میں سے حضرت امیر المومنین کا نعتیہ کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ اردو نظم کے بعد مشرقی پاکستان کے مبلغ مکرم مولوی محمد سلیم اللہ صاحب کے صاحبزادے محمد حبیب اللہ جو ربوہ میں جامعہ احمدیہ میں تعلیم پا رہے ہیں بنگلہ زبان میں نعت پڑھی۔ جس کا ترجمہ خاکسار نے سنایا۔

بنگلہ نظم کے بعد محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے اپنی تقریر شروع فرمائی آپ نے سرور کائنات حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر پُر اثر انداز میں روشنی ڈالی۔ صدارتی تقریر کے بعد مکرم حافظ محمد یوسف صاحب احمد نگر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ کلام درثمین سے خوش الحانی سے سنایا جس کے بعد اجلاس نماز مغرب کے لئے ملتوی ہو گیا۔

دوسرا اجلاس ٹھیک چھ بجے شام زیر صدارت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری شروع ہوا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ورود مسعود کے موقعہ پر جماعت احمدیہ چنیوٹ کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا۔ ازاں بعد محترم الحاج چوہدری بشیر احمد صاحب بی اے نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا منظوم نعتیہ کلام صلے علیٰ نبینا صلے علیٰ محمدؐ خوش الحانی سے پڑھا نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اپنے خاص دلکش انداز میں حضرت سید نا خاتم الانبیاءؐ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے قرآن کریم کی روشنی میں ثابت کیا کہ رسول کریمؐ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کے مظہر تھے۔ آپ کی تقریر نے حاضرین پر خاص اثر کیا۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم صدر جلسہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے اپنی صدارتی تقریر میں صلح حدیبیہ پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ یہ صلح جو بظاہر شکست معلوم دیتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بہت بڑی فتح قرار دیا ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد حاضرین کے اصرار پر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے درعدن سے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا دوسرا نعتیہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا بعدہٗ دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا

اس میں مقامی احباب کے علاوہ ربوہ۔ احمد نگر اور لائلپور کے علاقوں سے بھی احباب نے شمولیت کی۔ وقت کی قلت کے باوجود یہ سالانہ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ آمین۔

خاکسار:۔ محمد بشیر احمد

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چنیوٹ۔

طرف (منتظمین کے اعلان کے مطابق) لوٹیں یا اور وہ قطار سے چلا جائے۔ اس سے ایک تو مستورات کو آنے جانے میں دقت پیش نہیں آئے گی دوسرے مٹی نہیں اڑے گی جو زکام اور دوسری خصوصاً سینہ کی امراض سے بچاؤ کی ایک بہترین حفاظت ہے۔

(۵) دکانوں اور لنگر خانوں میں اشیاء خوردنی کو حتی الوسع ڈھانک کر رکھا جائے ورنہ مٹی پڑنے اور مکھیوں کی وجہ سے بہت سی امراض پیدا ہو جانے کا خدشہ پیدا ہو جاتا ہے یہ کوئی مشکل بات نہیں صرف صحیح احساس کے ماتحت عادت ڈالنے کی ضرورت ہے۔ یہ امر بھی بہت ضروری ہے کہ لنگروں اور کھانے پینے کی دکانوں پر کام کرنے والے کام شروع کرنے سے پہلے نیز بول و براز یا ناک صاف کرنے کے بعد اچھی طرح اپنے ہاتھ لائف بائے صابن سے دھوئیں جس کا وہاں انتظام ہونا چاہیئے۔

(۶) دکانداروں کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ کھانے پینے کی اشیاء کی تیاری میں ہر طرح سے صفائی مدنظر رکھیں اور کوئی ناقص چیز استعمال نہ کریں اور نہ ہی جلسہ کے مبارک ایام میں خواہ مخواہ چیزوں کے نرخ بڑھا دیں۔ اگر وہ ان باتوں کا خیال رکھیں گے تو یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کے حضور ثواب کے مستحق ہوں گے جو ان کے رزق میں برکت ڈالے گا۔

(۷) جلسہ سالانہ کے دن بہت ہی برکت کا موجب ہوتے ہیں۔ لہٰذا اگر ہم ان میں صفائی کے متعلق مندرجہ بالا باتوں پر عمل کرنے اور کرانے کی کوشش کریں گے تو انشاء اللہ یہ روحانی صفائی و طہارت کے حصول میں بہت ممد ثابت ہوں گی جس طرح شور و شر گالی گلوچ اور دوسری لغویات سے بچنا ذہنی اور قلبی صفائی کے لئے ضروری ہے۔ ایک مومن کی زندگی جسمانی۔ ذہنی اور قلبی صفائی کا مجموعہ ہوتی ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

درخواست دعا

مکرم منظور احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کھاریاں ضلع گجرات چند یوم سے بوجہ بخار بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

عبدالمالک شاہد

مربی سلسلہ۔ حال کھاریاں

۲۔ مَیں نے اس سال ایک امتحان میں شامل ہونا ہے نیز بیرونی ممالک میں ٹریننگ کے بھی میرے لئے کچھ مواقع ہیں احباب جماعت میری کامیابی کیلئے خاص طور پر دعا فرماویں۔

(ظفر اقبال۔ اچھرہ لاہور)

۳۔ جماعت احمدیہ کرونڈی ضلع خیرپور (سابق سندھ) کے آٹھ افراد ایک قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ احباب ان کی باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار فضل کریم قمر کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ

۴۔ مَیں بوجہ بخار۔ انفلوئنزا شدید بیمار ہوں اور اہلیہ ام بھی بوجہ بلڈ پریشر بیمار ہے۔ ہم دونوں کی صحت کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

ملک محمد طفیل ٹمبر مرچنٹ راوی روڈ لاہور

۵۔ بندہ کے خلاف زمین کا مقدمہ درپیش ہے احمدی دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بندہ کو کامیابی عطا فرمائے۔ راجہ برکت حسین سکرٹری مال جماعت احمدیہ چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی

تصحیح

اخبار الفضل مجریہ ۱۴ نومبر ۱۹۶۲ء کے ص۵ پر ایک اعلان بعنوان "ولادت" شائع ہوا ہے جو غلطی سے میری طرف منسوب ہو گیا ہے۔ دراصل یہ اعلان منشی عبدالخالق صاحب سکنہ احمد نگر کی طرف سے تھا۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(خاکسار نور احمد عابد صدر جماعت احمدیہ احمد نگر)

ہمیشہ یاد رکھیے

● احمدیت ایک روحانی جام ہے

جو اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا ہے۔

● الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

● اسے ہمیشہ یاد رکھیے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ضروری اعلان

بل الفضل نومبر ۱۹۶۲ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوائے گئے ہیں۔ ان بلوں کی رقوم ۱۰ دسمبر تک دفتر ھذا میں پہنچ جانی چاہئیں

(مینیجر الفضل)

پنڈت نہرو نے چین کی جنگ بندی کی تجاویز مسترد کردیں

چین جنگ بندی کی آڑ میں بھارت کے غصب شدہ علاقے پر اپنا قبضہ قائم رکھنا چاہتا ہے (نہرو)

نئی دہلی ۳ر دسمبر۔ پنڈت نہرو نے ہفتہ کو چینی وزیراعظم مسٹر چواین لائی کے نام خط میں جنگ بندی سے متعلق چین کی پیشکش مسترد کر دی۔ مسٹر نہرو نے مسٹر چواین لائی کو لکھا ہے کہ پیکنگ نے بھارتی علاقہ پر غاصبانہ قبضہ کے لئے درحقیقت اس پیشکش کو آڑ بنایا ہے۔ اس سے قبل مسٹر چواین لائی پنڈت نہرو کو ایک خط کے ذریعہ متنبہ کر چکے ہیں کہ اگر چین کی طرح بھارت نے بھی جنگ بندی کے علاقے سے اپنی فوجیں پیچھے نہ ہٹائیں تو دوبارہ جنگ کی آگ بھڑک اٹھے گی۔ اب پنڈت نہرو کی طرف سے چین کی جنگ بندی کی تجاویز مسترد ہو جانے کے بعد یہ خدشہ پیدا ہو گیا ہے کہ جنگ دوبارہ شروع نہ ہو جائے۔ در ایں اثنا چینی فوجیں حسب اعلان پیچھے ہٹنی شروع ہو گئی ہیں۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ چینی فوجوں کا ۷ر نومبر ۱۹۵۹ء کی پوزیشن تک ہٹنا درحقیقت بھارتی علاقہ کو ہڑپ کرنے کا ایک بہانہ ہے کیونکہ اس طرح چین معاہدہ جنگ بندی کی آڑ میں بھارت کے ایک حصے پر اپنا مستقل قبضہ رکھنا چاہتا ہے۔ چین کا بھارت سے مطالبہ یہ ہے کہ جس طرح وہ نومبر ۵۹ء کی پوزیشن سے ½۱۲ میل پیچھے تک اپنی فوج ہٹا رہا ہے۔ اسی طرح بھارت بھی محاذ سے ساڑھے بارہ میل اپنی فوج پیچھے ہٹائے چینیوں کی طرف سے کل سے یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ انہوں نے اپنی فوجیں پیچھے ہٹانی شروع کر دی ہیں۔

رائٹر نے کل شام تیز پور میں سرکاری حلقوں کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ شمال مشرقی سرحدی ایجنسی میں بھارتی فوج چینی فوج سے دور ہے۔ چینی فوج کے پیچھے ہٹنے کی کوئی مصدقہ اطلاع نہیں ملی ہے لیکن بومدیلا میں چینی فوج کو وسیع پیمانے پر نقل و حرکت کرتے دیکھا گیا۔ چینی فوج کی لاریاں اور جیپیں فوجی دستوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے میں مصروف ہیں جو پندرہ ہزار بھارتی فوج کے سپاہی چین سے جنگ کے دوران گھر گئے تھے۔ ان میں سے دس ہزار فوجی بخیریت واپس آگئے ہیں۔

بھارت پاکستان کے خلاف کسی کارروائی کا تصوّر بھی نہیں کر سکتا

امریکی اور برطانوی اسلحہ صرف چین کے خلاف استعمال ہوگا۔ صدر ایوب کو پنڈت نہرو کی یقین دہانی

نئی دہلی ۲ر دسمبر۔ بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو نے صدر پاکستان محمد ایوب خاں کو یقین دلایا ہے کہ بھارت پاکستان کے خلاف کسی کارروائی کا تصور بھی نہیں کر سکتا پنڈت نہرو نے یہ یقین دہانی صدر ایوب کے نام ایک خط میں کرائی ہے جو صدر ایوب کے ۱۲ نومبر کے خط کے جواب میں بھیجا گیا ہے۔ پنڈت نہرو نے اپنے اس خط میں کہا ہے کہ آج بھارت کو "ایک دغاباز" اور "چالاک" دشمن کا سامنا ہے یہ دشمن باقاعدہ منصوبہ بندی کے بعد بھارت پر حملہ آور ہوا ہے۔ اس کے حملے کا موثر جواب دینے کے لئے بھارت کو بہت طاقت کی ضرورت ہے اور بھارت اپنے ہمسایہ ممالک سے تنازعات کی صورت میں کسی طرح بھی اپنے وسائل کو مجتمع نہیں کر سکتا اس لئے میری دلی خواہش ہے کہ بھارت اور پاکستان کے تعلقات بہت خوشگوار بنیادوں پر استوار کئے جائیں۔

پنڈت نہرو نے لکھا ہے کہ چین کے ساتھ ہماری جنگ ایک طویل عرصہ تک جاری رہے گی اور ہم چاہتے ہیں کہ اس جنگ میں ہمیں تمام حق پسند ملکوں کی اخلاقی اور عملی تائید حاصل ہو۔ بھارت چین کے ساتھ اپنے سرحدی تنازعہ کا پُرامن حل کا خواہاں ہے۔ لیکن وہ چین کی جارحانہ خواہشات پر اپنے وقار کو قربان نہیں کر سکتا اور نہ ہی اپنی آزادی کا سودا کر سکتا ہے۔ پنڈت نہرو نے صدر ایوب کو لکھا ہے پاکستان کبھی نہیں چاہے گا کہ بھارت کسی غیر ملکی حملہ آور کے سامنے جھک جائے بھارت اگر چین کا مقابلہ نہ کر سکا تو پورے ایشیا کے آزاد ملکوں کی آزادی سلامتی اور بقا خطرے میں پڑ جائے گی۔ پنڈت نہرو کے اس خط کا متن کل نئی دہلی میں شائع کیا گیا۔

رائے شماری کا مطالبہ

واشنگٹن ۳ر دسمبر۔ امریکہ کے اخبار ڈیلی نیوز نے کشمیر میں رائے شماری پر زور دیا ہے اور کہا ہے کہ جب تک پنڈت نہرو رائے شماری پر رضامند نہیں ہوتے بھارت کو بڑے پیمانہ پر فوجی امداد نہ دی جائے ورنہ امریکہ اور پاکستان کا فوجی رشتہ ٹوٹ جائے گا

اور امریکہ ایک بہترین ساتھی سے محروم ہو جائے گا۔

نہرو نے امریکہ اور برطانیہ کو بیوقوف بنایا

لندن ۳ر دسمبر۔ پنڈت نہرو کے لوک سبھا کے حالیہ بیان پر ٹائمز کے نامہ نگار دہلی نے یہ اطلاع دی ہے کہ اس بیان کے بعد ایوب نہرو ملاقات کا کوئی امکان نہیں رہا۔ پنڈت نہرو نے ڈنکن سینڈیز اور ایورل ہیری مین کی کوششوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ اور صورت حال پھر وہی ہے جو ایوب نہرو مشترکہ اعلامیہ کے اجراء سے پہلے تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت نہرو نے اسلحہ حاصل کرنے کے لئے امریکہ اور برطانیہ کو بیوقوف بنایا۔

تنازعہ کشمیر کے فوری تصفیہ کی امید نہیں ہے

لندن ۳ر دسمبر ڈیلی ٹیلی گراف نے بھارت اور پاکستان میں تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے برطانوی وزیر ڈنکن سینڈیز کی کوششوں کی تعریف کی ہے لیکن کہا ہے کہ تصفیہ کی کچھ زیادہ امید نہیں ہے اور کم از کم فوری تصفیہ کی تو کوئی امید نہیں رکھنی چاہیئے لنڈن کے "اخبار ٹائمز" نے کشمیر کی تقسیم کی تجویز کی مخالفت اور کشمیر کو آزاد رکھنے کے نظریہ کی حمایت کی ہے۔

فرانس اور الجزائر میں تعاون

پیرس ۳ر دسمبر۔ الجزائر کے وزیر خارجہ نے فرانسیسی حکام سے بات چیت کے بعد کہا کہ فرانس اور الجزائر میں تعاون کے امکانات روشن ہیں۔

مسئلہ کشمیر پر مذاکرات

کابینہ نے سرکاری پالیسی طے کر لی

راولپنڈی ۳ر دسمبر۔ صدارتی کابینہ کے اجلاس نے کل بھارت اور پاکستان کے درمیان تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کی مجوزہ بات چیت پر غور کیا۔ خیال ہے کہ اجلاس میں بات چیت کے متعلق سرکاری پالیسی طے کی گئی۔ آج قومی اسمبلی میں اس پالیسی کا اعلان کیا جائے گا۔ صدر ایوب نے اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس دو گھنٹے جاری رہا۔ صدر ایوب نے کابینہ کے اجلاس کے لئے لاہور میں اپنا قیام مختصر کر دیا تھا اور کل سہ پہر راولپنڈی پہنچ گئے تھے۔ وزارت خارجہ کے افسروں نے بھی کراچی روانگی ملتوی کر دی تھی۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کی اساس پر نئے پرسینٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈر زیر دستخطی مجوزہ فارموں پر جو اس دفتر سے ۱۳ دسمبر ۶۲ء ساڑھے گیارہ بجے تک بعوض ایک روپیہ فی کاپی دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ساڑھے بارہ بجے تک وصول کریں گے۔ یہ اسی روز ساڑھے بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔ اس کے بعد آنے والے ٹنڈر قبول نہ ہوں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ لاگت مع ٹنڈر پرسینٹیج	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرایا جائے گا	تکمیل کی مدت
۱	واشنگ لائن لاہور میں باؤنڈری وال	۲۰,۰۰۰/۰۰ روپے	۰۰/ ۰۰لم روپے	۳ ماہ

۲۔ جن ٹھیکیداروں کے نام منظور شدہ فہرست پر ہیں وہی ٹنڈر دیں۔ جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست پر نہیں ہیں انہیں اپنے نام ۱۳ر دسمبر ۶۲ء سے پیشتر کاغذات نامزدگی ہمراہ لاکر اپنے نام رجسٹر کرا لینے چاہئیں۔ کاغذات ان کی مالی حیثیت کے اور تجربہ کے سرٹیفکیٹ ہوں۔

۳۔ مفصل شرائط ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس پلان زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی یوم کار کو دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم شرح والے یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں ہے۔ یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس ۱۳ر دسمبر ۶۲ء سے پیشتر جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو ریٹ مع لیبر و میٹریل دینے چاہئیں اور ٹنڈر دینے سے پیشتر کام کے موقعہ کا معائنہ کر کے اپنا اطمینان کر لینا چاہیئے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

شکریہ احباب و درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر عبیداللہ صاحب بٹالوی کوچہ اسمٰعیل حسین گوالمنڈی لاہور اب بفضل تعالیٰ رو بصحت ہیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب اپنے احمدی بہن بھائیوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے ان کے لئے دعا فرمائی اور جنہوں نے ان کی تیمارداری کی اور بیمار پرسی کے لئے بذریعہ خطوط اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ نیز درخواست کرتے ہیں کہ احباب آئندہ بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں (مرزا عبدالرشید وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

مکرم ڈاکٹر صاحب نے صحتیابی پر تحدیث نعمت کے طور پر ایک مستحق کے نام خطبہ کا اجرا کیا ہے